Registered   I. No 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۵) مطبوعہ ۲۹- جنوری سنہ ۱۹۰۴ء بروز جمعہ جلد (۳۲)

گلدستۂ اخبارات

معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ جاپان اور روس میں صلح کے لئے بہت جہد کیا گیا ہے اور صلح پارٹی نے روس میں دخل حاصل کر لیا ہے +

بعض بارعب وزیروں کی تحریک سے روس نے جاپان کو صلح کا جواب دیا ہے اور کوریا کی نسبت جاپان کی تجویز کو مان لیا ہے اور تیار ہے کہ دیگر طاقتوں کو لکھ دیوے کہ منچوریا میں چین کا اصلی درجہ ہو +

ٹائمز کا نامہ نگار مقیم پیکنگ خبر دیتا ہے کہ منچوریا میں روس کی کل ڈیڑھ لاکھ فوج اور ۲۶۶ توپیں ہیں۔ اور اس کا تمام ہیڈکوارٹر آرتھر میں موجود ہے +

اگرچہ کسی نے بیچ بچاؤ ہونے کے لئے اپنے تئیں پیش نہیں کیا تو بھی جاپان نے لنڈن واشنگٹن اور برلن کو خفیہ طور پر اطلاع دیدی ہے کہ وہ کسی قسم کے بیچ بچاؤ کو قبول نہیں کریگا +

بیرن ہیاشی نے اُس افواہ کے متعلق کہ جاپان اپنے دعووں کو ترمیم کریگا بیان کیا ہے کہ جاپان نے پہلے ہی اپنے دعووں کو بہت کچھ کم کر کے پیش کیا ہے +

روٹر کا نامہ نگار مقیم پیکنگ خبر دیتا ہے کہ گورنمنٹ نے اپنی علیحدگی کی پالیسی کو قائم رکھنے کے لئے اپنی تربیت یافتہ فوجوں کو بڑی دیوار کے دوسری طرف بھیجدیا ہے تاکہ کسی قسم کا فساد نہ ہو +

صومالی لینڈ سے خبر ملی ہے کہ کرنل کینین نے ملا کے آدمیوں پر حملہ کر کے ۵۰ کو قتل کیا اور تین ہزار اونٹ اور بہت سی بھیڑیں لوٹ لائے +

بیان کیا جاتا ہے کہ شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم صلح قائم رکھنے کے لئے زار روس کو ترغیب دے رہے ہیں +

امریکن منسٹر مقیم سیاول واشنگٹن کو بلایا گیا ہے کیونکہ کوریا میں بہت فساد ہو رہا ہے اور کئی جگہ جاپانیوں پر حملے کئے گئے ہیں +

نیوچوانگ کے اخبار بیان کرتے ہیں کہ منگل کے روز چھ ہزار روسی سپاہ شہر میں داخل ہوئی ہے +

روٹر نے سیاول سے بذریعہ تار خبر دی ہے کہ کوریائی گورنمنٹ نے لڑائی ہونے کی صورت میں الگ رہنے کا اشتہار دیدیا ہے جسکو انگریزی منسٹر نے پسند کیا ہے +

صوفیا سے روٹر نے بذریعہ تار خبر دی ہے کہ ترک بلگیریا کی سرحد پر بیشمار فوج جمع کر رہے ہیں +

جزائر فجی کے ایک مقام لیوکا میں ایک بھاری طوفان کے باعث بہت سی جانیں تلف ہوئیں اور جائیداد وغیرہ کو بہت نقصان پہنچا ہے +

ناروے میں ڈیسنڈ کا پورا قصبہ آگ سے جل گیا ہے بارہ ہزار رعایا بے سر و سامان آوارہ پریشان ہو گئی ہے موسم کی سختی کے سبب سے اُن کی حالت بہت ہی دردناک ہے

آنریبل رائے بہادر مدن گوپال صاحب بیرسٹر لاہور نے پندرہ ہزار روپیہ لاہور کے میو ہسپتال کو اس لئے دان دئے ہیں کہ امراض متعدی کے مریضوں کے لئے جگہ کافی بنوائی جائے +

انگلستان میں حجاموں کی دوکانوں کا بھی معائنہ ہوا کریگا کیونکہ بہت سے امراض متعدی حجاموں کے استروں کی بدولت پھیل جاتے ہیں۔ ہندوستان میں اس نگرانی کی بہت ہی زیادہ ضرورت ہے +

ونڈسر (انگلستان) کے غریب خانہ سے مفت خوروں کو باز رکھنے کے لئے یہ قاعدہ جاری کیا گیا ہے کہ ایسے آدمیوں سے پتھر توڑوانے کا کام لیا جاوے +

کلکتہ میں ایک لڑکا جو ڈوب گیا تھا اور بظاہر مردہ معلوم ہوتا تھا وہ انگریز ڈاکٹروں نے مصنوعی طور پر دم بھر کر زندہ کر دکھلایا کیا یہ تعجب کی بات نہیں؟

ولائتی مشنری پر مٹی بھوم میں چند دہقانوں نے حملہ کیا۔ آپ چند ہندوستانی مسیحیوں کے ساتھ کسی گاؤں میں گئے تھے وہاں لوگوں نے آپ پر حملہ کیا اور سر زخمی کر دیا +

خبر گرم ہے کہ گورنمنٹ بنگال جگناتھ کے جاتریوں پر چار آنہ ٹکس لگانے والی ہے کہ پوری کی صفائی کا انتظام رہے +

جزیرہ کلڈن میں ایک عجیب جھیل پائی جاتی ہے جس کی بالائی سطح بالکل تر و تازہ ہے اس میں تازہ پانی کے جانور رہتے ہیں مگر اس کے زیرین حصے کا پانی بالکل نمکین ہے جس میں صرف وہی مچھلیاں رہتی ہیں کہ جو نمکین پانیوں میں پائی جاتی ہیں +

مور لوگ کافی بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ ان کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ ان کی بینائی [illegible] چالیس برس کی عمر میں ہی جاتی رہتی ہے جس کا سبب زیادہ تر کافی کا استعمال بتلایا جاتا ہے +

کولون میں ایک کمپنی بیکاری کا بیمہ کرتی ہے جس کی ہفتہ وار شرح ۲½ پنس ہے ممبر کمپنی کو جب تک روزگار نہ ملے اگر وہ شادی شدہ ہو تو دو شلنگ روزانہ اور اگر مجرد ہو تو ایک شلنگ روزانہ دیا جاتا ہے +

تاتار میں ایک عجیب وحشی فرقہ ہے جو اجنبی خوبصورت آدمی کو دیکھتے ہی جان سے مار ڈالتا ہے۔ یہ لوگ مقتول کے مال و اسباب کے خواہاں نہیں ہوتے بلکہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ اسکی روح اُنکے پاس رہے

ایڈیٹوریل نوٹس

ہمیں بڑا تعجب ہوتا ہی جب ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اخباروں کے ایڈیٹر ایسے معاملات کی نسبت بھی جنسے وہ محض ناواقف ہوتے اور جن کی طرف اُن کی طبیعت کا بھی میلان نہیں ہوتا رائے زنی کرنے کی جرات کرتے ہیں اور اپنی ناواقفی سے اپنے جیسے اور ناواقفوں کو دھوکہ دیتے اور اپنی بے وقوفی کو ظاہر کرتے ہیں۔ اخبار عام کے ایڈیٹر نے ۲۲ جنوری کے اخبار میں شراب کی قدرت پر نوٹ لکھتے ہوئے خداوند یسوع کی تعلیم کی نسبت اِس قسم کی ناواقفی کا ثبوت دیا ہی۔ وہ لکھتے ہیں کہ شراب تمام فرنگیوں میں مذہبی طور پر جائز ہی۔ خود حضرت عیسٰی شراب انگوری کے دلدادہ تھے۔ اُن کی دعا ہی کہ اُن کے پیروان جتنی بھی شراب پئیں اُن کو نقصان نہ دیگی بلکہ راحت دیگی اور جو مرید نہیں ہیں اُن کے لئے زہر قاتل کا حکم رکھیگی۔ کیا ایڈیٹر صاحب خداوند یسوع کے مندرجہ بالا دعوے کا حوالہ دے سکتے ہیں؟ برعکس اِس کے ہم بہت سے حوالے پیش کر سکتے ہیں جن میں شراب کا استعمال بائبل میں منع کیا گیا ہی۔ ہم ایڈیٹر صاحب اور اُن کے دیگر ہمخیالوں کی ناواقفی کو ظاہر کرنے کے لئے اُن میں سے چند آیات ذیل میں درج کرتے ہیں:

مے مسخرہ بناتی ہی اور مست کرنیوالی چیز ہی ایک چیز غضب آلودہ کرتی ہی جو اُن کا فریب کھاتا وہ دانشمند نہیں ہی (امثال ۲۰: ۱)۔ وہ کون ہی جو افسوس کرتا ہی اور کون غمزدہ ہی اور کون جھگڑا فیصلہ کرنے والا ہی؟ اور کون یاوہ گو ہی؟ اور کون بے سبب گھائل ہی؟ اور کس کی آنکھوں میں سُرخی ہی؟ وہ جو دیر تلک مے نوشی کرتے ہیں وہ جو ملائی ہوئی مے کی تلاش میں جاتے ہیں۔ جب مے لال ہو اور اُس کا عکس جام پر پڑے اور جب جتنے وقت اپنی خوبی دکھائے تو اُس پر نظر مت کر کہ انجام کار وہ سانپ کی مانند کاٹتی ہی اور بچھو کی طرح ڈنک مارتی ہی۔ تیری آنکھیں بیگانہ عورتوں سے لگیں گی اور تیرا دل ٹیڑھے مضمون نکالیگا بلکہ تو اُسکی مانند ہو جائے گا جو دریا کے درمیان لیٹ جاتے اور مستول کے سر پر سوتے ہیں۔ (امثال ۲۳: ۲۹-۳۴)۔ اُن پر واویلا ہی جو صبح سویرے اُٹھتے ہیں تاکہ نشہ بازی کے درپے ہوں اور شام کو بھی اپنے تئیں مے سے سوزاں کرتے ہیں۔ (یسعیاہ ۵: ۱۱)۔ شرابی خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہوں گے (۱ قرنتی ۶: ۱۰)۔ شراب پیکے متوالے نہ ہو کہ اس میں خرابی ہی (افسیوں ۵: ۱۸)۔

ان آیتوں کے علاوہ اور بہت سے مقامات میں شراب کا پینا منع کیا گیا ہی۔ کیا ان حوالوں کو پڑھکر بھی آپ کہینگے کہ مسیحیوں میں شراب مذہبا نشے کے لئے پینا جائز ہی؟ شاید آپ کو معلوم نہیں کہ یہودی جس ملک میں رہتے تھے وہاں کثرت سے انگور پیدا ہوتے تھے۔ اور کولھو کے ذریعہ وہ اُن کو نچوڑتے تھے۔ اور شیرے کو کھانے کے ساتھ پیا کرتے تھے۔ اور اِس شیرہ کو بائبل میں برکت ظاہر کیا گیا ہی۔ اور مسیح نے بھی اِسی شیرے کو استعمال کیا لیکن جب اِس شیرے کا خمیر اُٹھ جاتا تھا تو اُس میں نشہ پیدا ہو جاتا تھا اور اُس کو بھی یہودی استعمال کرتے تھے لیکن اُس میں ایسا نشہ نہیں ہوتا تھا جیسا کہ آجکل کی شراب میں ہوتا ہی تو بھی اِس قسم کے نشے والی شراب کے استعمال کو بائبل میں صاف طور سے منع کیا گیا بلکہ کہا گیا ہی کہ جب مے لال ہو اور اُسکا عکس جام پر پڑے تو اُس پر نظر مت کر۔ آپ کو واجب تھا کہ خداوند یسوع مسیح کے کسی قول کو اقتباس کرنے سے پیشتر بائبل کو دیکھ لیتے اور اُس کا ٹھیک حوالہ دیتے۔ ہم کو امید ہی کہ ہمارے معاصر آیندہ اِس مضمون پر لکھنے اور دیگر مذاہب کی کسی بُرائی کو بھی مذہب کی طرف منسوب کرنے سے پیشتر بائبل کا مطالعہ کر لیا کرینگے، اور اپنے دل سے گھڑکر کوئی بات پیش نہ کرینگے۔

امریکن پریسبیٹرین کے پنجاب مشن کے گذشتہ سالانہ جلسے میں لودیانہ مشن اسکول کے پرنسپل پادری اے۔ بی۔ گولڈ کی تبدیلی قصور کو کی گئی تھی چنانچہ پچھلے سنیچر کو مشن اسکول کے اُستادوں اور طالب علموں کی طرف سے مسٹر گولڈ کو الوداعی اڈریس دیا گیا جسمیں بتلایا گیا کہ مسٹر گولڈ نے اپنی پرنسپلی کے زمانے میں سکول کے لئے کیا کچھ کیا ہی اُسی روز بعد دوپہر مسٹر گولڈ قصور کو روانہ ہو گئے ہماری دعا ہی کہ خداوند اُنکو اپنے جلال کے لئے استعمال کرے۔

لکھنؤ کے انگریزی اخبار ایڈووکیٹ میں اُسکے لندنی نامہ نگار نے ایک چٹھی شائع کروائی ہی جس کا حوالہ دیکر ہر دو کا دیانندی اخبار ست دھرم پرچارک لکھتا ہی کہ عیسائی مذہب جان کندنی کی حالت میں ہی۔ ہم نے ایڈووکیٹ کے نامہ نگار کی چٹھی کا پورا ترجمہ اخبار ہندوستانی میں پڑھا ہی۔ اِس چٹھی سے ایسا نتیجہ نکال لینا ایڈیٹر صاحب کی قانونی لیاقت کو ظاہر کرتا ہی۔ اِس چٹھی کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ ایک ایسے شخص سے لکھی گئی ہی جو پہلے ہی مسیحی مذہب سے مخالفت رکھتا ہی اور مسیحی مذہب کے موٹے موٹے واقعات سے ناواقف ہی یہاں تک کہ ابراہام کو یسوع کا باپ لکھتا ہی کیا ایسے شخص کی رائے سے یہہ نتیجہ نکال لینا کہ عیسائی مذہب جان کندنی کی حالت میں ہی۔ دکیلانہ مغالطہ دہی نہیں تو اور کیا ہی۔ کیا نامہ نگار کا یہہ حوالہ دینا کہ چند پادریوں کو یسوع کی معجزانہ پیدائش کی نسبت شک کرنے سے استعفا دینا پڑا ثابت کرتا ہی کہ تمام پادریوں کا یہی حال ہو گیا ہی؟ سچ ہی کہ تعصب انسان کی آنکھوں کو اندھا کر دیتا ہی اور حقیقت کو نہیں دیکھنے دیتا۔

سالگرہ مبارک حضور شاہ قیصر دام اقبالہا کی سالگرہ کی نسبت حکم دیا گیا ہی۔ کہ پنجاب اور ہندوستان میں یہہ مبارک رسم ۲۶ جون کو منایا کریں گے امسال چونکہ اُس روز اتوار پڑتا ہی۔ لہذا بجائے ۲۶ کے ۲۷ جون کو ہندوستان میں اِس تہوار کی تعطیل منائی جاویگی۔



مضامین

ستیارتھ پرکاش درپن

متی کی انجیل (۶۱) سوال

تب یسوع روح کے وسیلے بیابان میں لایا گیا تاکہ شیطان اُسے آزمائے۔ جب چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکھ چکا آخر کو بھوکھا ہوا تب آزمائش کرنے والے نے اُس پاس آکے کہا اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو کہہ یہہ پتھر روٹی بن جائیں۔ (متی ۴: ۱-۳)

(محقق) اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائیوں کا خدا ہمہ دان نہیں کیونکہ اگر ہمہ دان ہوتا تو اُس کی آزمائش شیطان سے کیوں کرتا خود جان لیتا۔

(رہبر) آزمائش کرنے والا تو شیطان تھا اور خدا نے یسوع کو اُس کے مقابلہ کے لئے تیار کیا تھا۔ اور خدا جانتا تھا کہ فتح کس جانب ہوگی مگر شیطان بلا زور آزمائے اُسکی اطاعت ماننے والا نہیں تھا۔ کیونکہ وہ دنیا کو اپنی بادشاہت اور یسوع مسیح کو اپنا غنیم سمجھتا تھا۔ اس میں خدا کی ہمہ دانی ثابت ہے کیونکہ وہ عہد جو اُسنے پہلے سے ٹھہرا دیا تھا (پیدائش ۳: ۱۵) اب پورا ہونے لگا ہے۔ پھر جس حال کہ خدا کی مرضی ہے کہ جیسے اس دنیا میں ویسے نادیدنی دنیا میں بھی بھلے اور بُرے وجود ہستی میں قائم رہیں جب تک کہ وہ اُن کو اپنی اصلی جگہوں کو نہ پہنچائے تو دونوں قسم کے مخلوقوں کا حق ہے کہ اپنی اپنی آزاد مرضی سے اپنے اپنے طور پر کام کریں۔ لہٰذا شیطان مسیح کا مقابلہ اپنا حق سمجھتا تھا اور جب خدا اپنے بندوں کو زور اور مدد دیتا ہے تو وہ شیطان کے فریبوں پر غالب آتے ہیں۔

(محقق) بھلا کسی عیسائی کو آج کل چالیس رات اور چالیس دن بھوکھا رکھیں تو وہ کبھی بچ سکیگا۔

(رہبر) پہلے زمانہ میں بہتیرے عیسائیوں نے اس قسم کی جفاکشی کی جو راہب کہلاتے تھے اُن سے یہہ خیال صوفیوں میں جاری ہوا۔ اور ہندوستان کے لوگ مت کا طریق بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ اس طور سے بہتوں نے زہد کمانے کی کوشش کی تاکہ مسیح کی مانند ہو جائیں مگر مسیح کی غرض زہد کمانے کی نہ تھی اور نہ اُس نے رہبانیت کیلئے کوئی اصول جاری کیا۔ بلکہ اس فاقہ کشی کا ایک خاص سبب تھا جیسا لوقا حواری لکھتا ہے کہ "چالیس دن تک شیطان سے آزمایا گیا اور اُن دنوں میں کچھ نہ کھایا۔ اور جب وہ دن پورے ہوئے آخر کو بھوکھا ہوا" (لوقا ۴: ۲) اور تب شیطان نے یہہ آزمائش کی جس کی تفصیل متی اور لوقا نے لکھی ہے۔ یہہ شیطان کا آخری حملہ تھا۔ اور یہہ بات کہ کیونکر مسیح اتنا عرصہ بھوکھ برداشت کر سکتا تھا تو اس کا سبب وہ تھا جو مسیح نے اپنے جواب میں بیان کیا کہ "انسان صرف روٹی سے نہیں بلکہ ہر ایک بات سے جو خدا کے مونہہ سے نکلتی جیتا ہے" (متی ۴: ۴) لہٰذا اس خاص موقعہ پر اس طریق سے مسیح جیتا رہا تھا۔ اور ہر ایک عیسائی پر ہمیشہ ایسی آزمائش کی حالت وارد نہیں ہوتی اور جس قدر آزمائش اُن پر آپڑتی ہے اُسی قدر خدا اُن کو زور بخشتا ہے (دیکھو رومیوں ۸: ۲۶ اور افسیوں ۶: ۱۳) اور اس طور سے وہ بھی ہر غالب پر غالب آتے ہیں۔ مسیحی تجربہ اس کا شاہد ہے۔ لیکن وہ خود ہی فاقہ کشی یا کسی اور قسم کی ریاضت کو دیدہ دانستہ اپنے اوپر وارد کرکے خدا کو آزماتے نہیں جیسا پنڈت جی چاہتے ہیں اور جیسا شیطان نے مسیح سے تقاضی کیا تھا۔

(محقق) اور اس سے یہہ بھی ثابت ہوا کہ نہ وہ خدا کا بیٹا تھا اور نہ کچھ اُس میں کرامات تھی ورنہ شیطان کے سامنے پتھر کی روٹیاں کیوں نہ بنا دیں اور آپ بھوکھا کیوں رہا؟

(رہبر) بھوکھا تو نہیں رہا تھا فرشتوں نے آکے اُس کی خدمت کی تھی (متی ۴: ۱۱)۔

پھر اگرچہ مسیح جس نے پانی کو مے بنا دیا اور مُردوں کو زندہ کیا تھا وہ پتھر کو بھی روٹی بنا سکتا تھا اور گو شیطان نے کہا تھا مگر ایسی قدرت دکھلانے میں کچھ ضرورت نہ تھی جیسا پنڈت جی کو بھی خیال گذرا ہے۔ اور شیطان کے سوال سے ظاہر ہے کہ شیطان بھی جانتا تھا کہ مسیح خدا کا بیٹا یہہ کام کر سکتا ہے گو پنڈت جی اپنے سوال کی رُو سے شیطان سے کم علم معلوم ہوتے ہیں، ورنہ اس طرح سوال ہی نہ کرتا۔ پس مسیح نے پتھر کو روٹی کیوں نہ بنایا؟ اور لفظوں میں یوں کہیں کہ شیطان کے سوال میں آزمائش کیا تھی جس کے باعث مسیح نے اُس کے سوال کے مطابق نہ کیا؟ سبب یہہ تھا کہ یسوع مسیح ہمیشہ خدا کی رضا پر راضی تھا۔ "میں اپنی مرضی کو نہیں پر باپ کی مرضی کو جس نے مجھے بھیجا چاہتا ہوں" (یوحنا ۵: ۳۰ اور ۶: ۳۸) یہی رضا مسیح کے جواب سے ظاہر ہے۔ اور شیطان کی غرض یہہ تھی کہ مسیح کو اس اصول الٰہی سے پھیرے اور اُس کو مائل کرے کہ وہ اپنی مرضی کے موافق اپنے کام کرے اور خدا کی مرضی کو رہنے دے۔ اور ایسا کرانے کے لئے اُس کو اُس کی الٰہی ابنیت کی نسبت شک میں ڈالنے کی طرز اختیار کی کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو کہہ کہ یہہ پتھر روٹی بن جائیں۔ مگر مسیح کو حاجت نہ تھی کہ اپنے اس عرفان کی تصدیق کرے کیونکہ وہ اپنی ابنیت اور قدرت کو لڑکپن سے جانتا تھا (لوقا ۲: ۴۹) غرضیکہ خداوند یسوع شیطان کو اپنے جواب سے جتاتا ہے کہ میں اپنے انسانی جامہ میں خدا پر اپنے بھروسہ کو زائل نہ کرونگا کیونکہ خدا کو قدرت ہے کہ روٹی کے بغیر زندہ رکھ سکے لیکن روٹی اُس کی قدرت کے بغیر زندہ نہیں رکھ سکتی۔ اور کسی قسم کی تکلیف یا سختی میں اُس کے وعدوں اور قدرت پر شک لانا اور اُس کی مرضی سے تجاوز کرنا بے ایمانی ہے اس لئے میں تیرے کہنے کے موافق ہرگز نہ کرونگا۔

(محقق) سچ تو یہہ ہے کہ جس کو خدا نے پتھر بنایا ہے اُس کو روٹی کوئی بھی نہیں بنا سکتا۔ اور خدا بھی قانون سابقہ کو تبدیل نہیں کر سکتا کیونکہ وہ ہمہ دان ہے اور اُس کے تمام کام غلطی سے پاک ہیں۔

(رہبر) اگر خدا اور مادہ اور جیو ازلی ہیں جیسا دیانند صاحب نے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے اور ہم نے اس

خیال کی واجبی تردید کر دی تھی (چوتھا سوال) تب تو خدا کا مادہ وغیرہ پر کچھ اختیار نہیں تھا اور اُس کی ہمہ دانی بھی بے کار ٹھہری لیکن اگر اس نیچر کی ہر چیز کا خالق خدا ہو تو وہ خالق اُس پر قادر ہے۔ اور اُس کی ہمہ دانی کار آمد ہے۔ اُس خالق نے پتھر کو پتھر بنایا لیکن پتھر کو چونا بنا دینا انسان کے ذمّہ چھوڑا مگر خود اُس کی کوئی اور صورت نہیں کر سکتا! پنڈت جی خدا کی قدرت کے تو خاصے قائل تھے! دیکھئے۔ کوئی مخلوق چیز ویسی ہی خالق کی مانند لا تبدیل نہیں ہے بلکہ فنا اور تبدیلی کی طرف مائل ہے اور اگر قدرت مطلق سے سنبھالی نہ رہے تو از خود ہست نہیں رہ سکتی۔ اور ایسی حالتوں میں یہ عین خدا کی ہمہ دانی کی وجہ سے ہے کہ فلاں وقت میں فلاں تبدیلی یا زوال کس طرح ہوگا اور اُس کا کوئی تدارک ہوگا یا نہ ہوگا۔ اور خدا کو نیچر کو برقرار رکھنے اور تبدیل پذیر ہونے یا خود تبدیل کرنے کا سارا علم تھا جو کچھ اُس کی قدرت کر سکتی ہے اُس کا سارا علم تھا۔ اور اس لئے نیچر کی حالت جو تھی اور جو ہے وہ اس لئے ایسی تھی اور ایسی ہے کہ اُس کا خدا قادر اور ہمہ دان اور عقلمند ہے۔ اور جو سوال شیطان نے پیش کیا تھا اِس کے لئے خداوند نے تدارک کرنے میں عقلمندی نہ دیکھی اور اِس لئے وہ پتھر پتھر ہی بنے رہے تھے ٭

رینالڈ کا قصہ

چوتھا باب

کلیسیا کی شرکت اور عشاء ربانی

مسٹر رینالڈ۔ میرا ارادہ ہے کہ آئندہ ہفتہ ہم سب خداوند کی کلیسیا میں شامل ہوں ٭

مسز رینالڈ۔ میرے خیال میں ہم جس قدر عیسائی ہیں سب مسیح کی کلیسیا میں شامل ہیں ہاں یہ ظاہری باتیں تو مشن والوں کو خوب سوجھتی ہیں ٭

مسٹر رینالڈ۔ لیکن جو کچھ انجیل میں لکھا ہے اور ہماری کلیسیا کے قدیم بزرگوں نے بھی جس بات کو شروع سے مانا ہے اور کلیسیائی انتظام جو ہے اُس کو ماننا بھی ہمارا ہی فرض ہے ٭

مسز رینالڈ۔ تعجب تو یہ ہے کہ اب صدہا کلیسیائیں دنیا میں قائم ہیں۔ بھلا ہم کس کو خداوند کی کلیسیا مانیں ؟

مسٹر رینالڈ۔ خداوند کی کلیسیا وہی ہے جس میں انجیل کے موافق تعلیم دیجاتی ہو۔ اور جس کلیسیا میں روحانیت زیادہ ہو اور دنیاوی تعلقات کم ٭

مسز رینالڈ۔ تو کیا ان سب کلیسیاؤں میں مسیح بٹ گیا ہے ٭

مسٹر رینالڈ۔ نہیں مسیح نہیں بٹ سکتا۔ وہ سب ایماندار لوگوں (کلیسیا) کا سر ہے۔ اور جامع کلیسیا اُس کے اعضا ہیں ٭

مسز رینالڈ۔ لیکن انجیل میں تو کلیسیا کا نام تک نہ ہوگا ٭

مسٹر رینالڈ۔ تمہیں کیا معلوم کہ انجیل میں کلیسیا کا ذکر ہے کہ نہیں تم کبھی بائبل پڑھتی بھی ہو۔ میں چونکہ اب انجیل کئی مہینوں سے پڑھ رہا ہوں اِس کے چند مقامات میں نے پائے ہیں جن میں کلیسیا کا ذکر ہے۔ مثلاً ۔ ۱قرنتھیوں ۱/۲ میں کلیسیا کا ذکر ہے اس خط کے آخری باب کی ۱۹ آیت میں بھی آسیا اکلا پرسقلا کی کلیسیا کا ذکر ہے اور ۲۔ قرنتھیوں ۱/۱ اور ۱۔ تھسّلنیکیوں ۱/۱ اور گلتیوں ۱/۲ و ۲۔ تھسّلنیکیوں ۱/۱ فلیمون ۱/۲ مکاشفات ۱/۴ میں کلیسیاؤں کا ذکر پایا جاتا ہے ٭

مسز رینالڈ۔ ہاں انجیل سے در اصل میں محض ناواقف ہوں۔ لیکن مجھے امید ہے کہ تم اس امر میں میری مدد کرو گے ٭

مسٹر رینالڈ۔ بیشک میں تمہاری مدد کرنے کو تیار ہوں اور مجھکو یقین ہے کہ تم بھی اپنے شکوک مجھ پر ظاہر کرنے نہ شرماؤگی کیونکہ عیسائی عالم ہونے پر بھی دوسروں سے اچھی باتیں سیکھنے کے مشتاق رہتے ہیں ٭

مسز رینالڈ۔ اچھا یہ تو بتلاؤ کہ کلیسیا کا ذکر تو انجیل میں آیا ہے۔ مگر کیا پادریوں کا بھی ذکر ہے ؟

مسٹر رینالڈ۔ پہلے تم یہ تو سوچو کہ جب انجیل میں کلیسیا کا ذکر ہے تو کیا کلیسیا کے خادم یا نگہبان کا ذکر نہ آیا ہوگا۔ ممکن نہیں کہ گلہ بے گلہ بان رہے اور جماعت بے سر ہے۔ اگرچہ کلیسیا کا سر اور مالک خداوند مسیح ہے مگر خداوند مسیح جس کو جیسا چاہتا ہے خدمت دیتا ہے کسی کو کلیسیا کی خدمت کسی کو دستگیری۔ کسی کو نصیحت کرنا کسی کو خیرات بانٹنے کی خدمت ملی ہے۔ (رومیوں ۱۲ باب آیت ۷ اور ۸) چنانچہ افسیوں ۴/۱۱ میں لکھا ہے کہ اُس نے بعض کو رسول اور بعض کو نبی اور بعضوں کو انجیل کی منادی کرنیوالے اور بعضوں کو چرواہے اور بعضوں کو اُستاد مقرر کیا۔ یہاں پر پاسٹر اور بشپ کا اور مختلف قسم کے عہدوں کا ذکر ہے جو اب تک کلیسیا میں رائج ہیں ٭

مسز رینالڈ۔ مہربانی سے میرا شک یہ بھی آپ دور کیجئے کہ کلیسیا میں شامل ہونیکا مقصد کیا ہے اور اگر نہ شامل ہوں تو کیا حرج ہے ؟

مسٹر رینالڈ۔ کلیسیا میں شامل ہونے کا یہ مقصد ہے کہ ہم مسیح کے وفادار سپاہیوں پر ظاہر کریں کہ اُن میں سے ہم بھی ہیں اور کلیسیا کے قواعد کی پابندی کریں۔ تاکہ ترتیب کلیسیا قائم رہے۔ آوارگی اور بیہودہ آزادی سے درگذر کریں اب نہ شامل ہونے میں جو حرج ہے وہ ہماری اور تمہاری بگڑی حالت جواب دے رہی ہے۔ دیکھو ہم نے جو کچھ اب تک بے دینی کی اُسکا بڑا سبب یہی ہے کہ ہم لوگ خدا کے خاندان اور کلیسیائی انتظام کے پابند نہ رہے۔ پس جو کوئی کہتا ہے کہ میں مسیحی ہوں اور مسیحی کلیسیا میں شرکت نہ رکھتا ہو تو وہ آوارگی میں اپنا ضرور کچھ نہ کچھ نقصان کریگا ٭

مسز رینالڈ۔ کیا قدیم زمانہ میں بھی لوگ کلیسیا میں شریک ہوتے تھے ٭

مسٹر رینالڈ۔ بیشک (دیکھو گلتیوں ۲/۹) اس میں لکھا ہے کہ یعقوب اور کیفاس اور یوحنا نے کہ گویا کلیسیا کے ستون تھے اس فضل کو جو مجھ پر ہوا تھا دریافت کیا۔ تو مجھے اور برنباس کو شراکت کی راہ سے دہنا ہاتھ دیا۔ اس کے علاوہ اور کئی مقامات میں بھی شراکت کا



ذکر آیا ہی۔ اِس لئے ہمکو بھی کلیسیا میں ضرور شریک ہونا چاہئے +

مسٹر رینالڈ۔ کلیسیاؤں میں اسقدر تفرقہ کیوں ہی؟

مسٹر رینالڈ۔ تفرقہ عقاید انجیل میں سوا رومی کلیسیا کے کہ وہ خدا کی کلیسیا نہیں ہی اور سب کلیسیاؤں میں موافقت ہی +

مسیح کا بیحد رحم

رحم کی تاثیر

جو لوگ خداوند یسوع مسیح کی طرف سے پیچھے ہٹ گئے ہیں میں اُن سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے کبھی یسوع کا ہاتھ محسوس کیا ہی؟ اگر کبھی اُس نے آپ کو چھوا ہی تو ضرور آپ اُسے پھر محسوس کریں گے کیونکہ وہ محبت سے پُر اور شفقت سے معمور ہی۔ کہتے ہیں ایک لڑائی میں ایک نوجوان سپاہی کو بہت سے مہلک زخم لگے۔ جب اُس زخمی کی ماں کو خبر ملی تو وہ اپنے بیٹے کی خبر گیری کے لئے میدان جنگ میں لڑائی کی اگلی صفوں کی طرف روانہ ہوئی کیونکہ اُس کو یوں بتلایا گیا ہی کہ دوسرے زخمی سپاہی اُس کے بیٹے کی پوری پوری محافظت نہیں کر سکینگے۔ چنانچہ وہ پہلے ڈاکٹر کے پاس گئی اور کہا کہ کیا آپ مجھے مہربانی سے اجازت دیں گے کہ میں اپنے بیٹے کی خبرگیری کروں؟ ڈاکٹر نے کہا کہ ٹھہئے ابھی اُسے خواب آور دوا دی ہی۔ اگر آپ اُس کے پاس جاوینگی تو اُس قدر گھبرا جاویگا کہ اُس کے لئے نہایت ہی خطرہ کا امکان ہی کیونکہ وہ بہت ہی نازک حالت میں ہی۔ آپ ذرا صبر کریں میں اُسے کچھ دیر کے بعد آپ کی تشریف آوری سے مطلع کروں گا۔ لیکن ماں نے کہا کہ "ڈاکٹر صاحب شاید میرا بیٹا اِس نیند سے کبھی نہ جاگے۔ میں اُسے دیکھنے کے لئے نہایت ہی خواہشمند ہوں"۔ آہ! ماں کا دل بیٹے کی محبت سے پُر تھا اور وہ اُسے دیکھنے کی ازبس مشتاق تھی۔ آخرکار ڈاکٹر نے کہا کہ اچھا آپ اپنے بیٹے کو دیکھ سکتی ہیں لیکن اگر آپ نے اُس کو جگا دیا اور وہ مر گیا تو یہہ آپ ہی کا قصور ہوگا۔ اُس نے کہا میں اُس کو نہیں جگاؤں گی۔ میں صرف اُس کے بستر مرگ کے پاس جا کر اُس کو دیکھنے پر ہی کفایت کروں گی۔ پس وہ گئی اُس کی آنکھیں اپنے عزیز بیٹے کو دیکھنے کے لئے ترس رہی تھیں۔ جونہی اُس کی نظر بیٹے پر پڑی اُس سے صبر و شکیب جاتا رہا اور اُس نے آگے بڑھکر اپنے لخت جگر کی پیشانی پر ہاتھ رکھا۔ ماں کا ہاتھ رکھنا تھا کہ بیٹے نے اُس محبت اور ہمدردی کے وسیلہ سے جو اُس ہاتھ چھونے ہی سے اُس نے محسوس کی فوراً پہچان لیا کہ یہہ میری ماں کا ہاتھ ہی۔ چنانچہ اُس نے اپنی خواب آلودہ آنکھیں کھولیں اور ماں کی طرف نظر کر کے کہا کہ "اماں جان کیا آپ آگئیں ہیں"۔ اُس نے اپنی ماں کے ہاتھ میں محبت اور ہمدردی کو فوراً پہچان لیا۔ اِسی طرح سے اگر گنہگار خداوند یسوع مسیح کو اجازت دیں کہ وہ اپنا دست شفقت بڑھا کر اُن کے دلوں کو چھوئے تو وہ ضرور اُس کو محبت اور ہمدردی سے معمور پاویں گے۔ میری دلی خواہش ہی کہ ہر ایک گمراہ اور برگشتہ گنہگار ہمارے خداوند یسوع مسیح کے پاس آوے اور نجات حاصل کرے۔ آمین +

عزتِ بے مثال

(مصنفہ مس ایل۔ مارسٹن صاحبہ)

دو بھائیوں کی حکایت

دن بھر کی سخت محنت کے بعد آفتاب آرام لینے کے لئے حجرۂ مغرب میں داخل ہو گیا تھا اور مہتاب اُس کا قائم مقام ہو کر دنیا کو نور بخشنے کے لئے کشور شب کا تخت نشین تھا جس طرح دن کے وقت سورج کی روشنی جھلسانے والی تھی اُسی طرح اب رات کے وقت چاند کی روشنی سے خنکی اور سلامتی کے آثار نمایاں تھے۔ خاموشئے شب سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تمام جہان خواب راحت میں محو آرام ہو رہا ہی لیکن دفعتہً ایک طرف سے کچھ آوازیں کان میں پڑیں جن سے معلوم ہوا کہ بعض اب تک بیدار ہیں۔ ایک مکان کے برآمدہ میں دو آدمی بیٹھے ہوئے اِس نیم شب کے وقت کچھ دلچسپ گفتگو اور حقہ نوشی میں مشغول تھے

یہہ دونوں آدمی بہاری لال اور مٹن لال حقیقی بھائی تھے۔ اُن کی عمروں کے لحاظ سے دیکھنے والے کو یہی گمان ہوتا تھا کہ یہہ باپ بیٹا ہیں۔ اِس کے علاوہ اُن کے حالات زندگی بھی بالکل متفاوت تھے۔ بڑا بھائی ایک گاؤں میں رہتا تھا جہاں اُن کے باپ نے زندگی بسر کی اور وفات پائی تھی۔ چھوٹا بھائی بالکل اور طرح کا آدمی تھا۔ اُس نے جب ہوش سنبھالا تو تعلیم حاصل کرنے کی ازحد خواہش ظاہر کی چنانچہ ایک سکول میں داخل ہو کر انٹرنس پاس کیا اور پھر آخرکار جب بی۔ اے میں ناکامیاب رہا تو جس سکول سے انٹرنس پاس کیا تھا اُسی میں اُستاد بن کر پڑھانے لگا۔ اگرچہ اُن کے حالات کئی طرح سے مختلف اور متفاوت تھے لیکن اُن میں باہمی برادرانہ اتحاد ایسا تھا کہ ہفتہ دو ہفتہ کے عرصہ میں ضرور یا بڑا بھائی چھوٹے بھائی کی ملاقات کے لئے شہر میں آیا کرتا تھا یا چھوٹا بھائی بڑے بھائی کی ملاقات کئی طرح گاؤں میں جایا کرتا تھا۔ اِس رات مٹن لال اچانک ہی آپہنچا چنانچہ اُس نے بیان کیا کہ سکول میں دو روز کی تعطیل تھی اِسواسطے یہ موقعہ کو غنیمت جانا اور خیال کیا کہ بھائی سے ملاقات کر آؤں۔ پس ایسے موقعہ پر اگر وہ دونوں بھائی چاندنی میں بیٹھکر حقہ پینے اور گفتگو کرنے میں مشغول رہے اور خواب استراحت یا رات کے عالمگیر آرام میں شامل نہ ہوئے تو کچھ تعجب کی بات نہیں تھی +

جب بہت سی باتوں کا ذکر اذکار ہو چکا تو مٹن لال نے ذرا تامل کر کے کہا کہ میں آپ سے ایک بات بیان کیا چاہتا ہوں اور مجھے امید ہی کہ آپ اُسے ناپسند نہیں کرینگے جب سے میرا کمسن بیٹا مر گیا ہی میری بیوی اکثر روتی

رہتی ہو اور بعض اوقات کھانا بھی نہیں کھاتی اور بہت لاغر ہو گئی ہو۔ ایک روز کا ذکر ہو کہ میں سکول جانے کے لئے ابھی گھر سے نکلا ہی تھا کہ ایک مس صاحبہ سے ملاقات ہوئی۔ وہ ٹھہر گئیں اور مجھ سے مخاطب ہو کر ایک گھر کا پتہ پوچھنے لگیں۔ مینے اُن کو بتلایا اور دروازہ دکھلا کر مینے پھر سکول کی راہ لی۔ دفعتہً میرے دل میں خیال آیا کہ میری بیوی کیوں نہ لکھنا پڑھنا سیکھے۔ کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ یہہ مس صاحبہ اسی غرض سے میرے ہمسایہ میں لوگوں کے گھروں میں آتی ہیں جب اور معزز ہندو اپنی بیویوں کو مس صاحبہ سے پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں تو کیا وجہ ہو کہ میں اپنی بیوی کو اجازت نہ دوں؟ ممکن ہو کہ اسی سے اُس کی طبیعت بہل جاوے اور وہ اپنے غم و رنج کو فراموش کر دے۔ پھر مجھے آپ کا خیال آیا کہ خدا جانے آپ اس انتظام کو پسند کریں گے یا نہیں چنانچہ میں نے ارادہ کیا کہ خط لکھکر آپ سے دریافت کروں لیکن چونکہ مجھے کچھ معلوم نہ تھا کہ آیا میری بیوی بھی منظور کریگی یا نہیں اس لئے مَیں نے مناسب جانا کہ پہلے اُسی سے اس معاملہ پر گفتگو کروں۔

اس پر توجہ بڑے بھائی نے حقہ کا خوب لمبا دم کھینچا لیکن اپنے بھائی کی تقریر کے سلسلہ میں ہاں و نہ کچھ بھی نہ کہا۔ چنانچہ پٹن لال نے اپنے بیان کو جاری رکھا کہ اُسی روز شام کے وقت مینے اپنی بیوی سے اس امر کا ذکر کیا اور اُسے سمجھایا کہ لکھنے پڑھنے سے عاجز ہونا اور ایسی جاہل و نادان ہونا جیسی کہ تو ہو نہایت ہی افسوس کی بات ہو۔ اُس نے ٹھیک جواب دیا اور کہا کہ میرا تو اس میں کچھ قصور نہیں اگر کوئی مجھے پڑھاتا تو میں ضرور پڑھتی۔ پھر مینے اُس مس صاحبہ کا ذکر کیا جس سے میری ملاقات ہوئی تھی۔ پھر میں نے کہا کہ کیا میں مس صاحبہ سے درخواست کروں کہ وہ آکر تجھکو پڑھایا کریں؟ وہ مس صاحبہ سے ملاقات کرنے سے کچھ خائف معلوم ہوئی لیکن مینے اُسے بتلایا کہ اُس کا خوف بیجا ہو کیونکہ تمام انگریز عورتیں بڑی مہربان اور رحیم ہوتی ہیں۔ اگر سبق نہ بھی یاد کیا ہو تو بھی خفا نہیں ہونگی۔ اس سے میری بیوی کا خوف دور ہو گیا اور دوسرے ہفتہ میں اُس مس صاحبہ کی تشریف آوری کا منتظر رہا اور جب وہ ہمارے محلہ میں تشریف لائیں تو میں نے اُن سے عرض کیا کہ آپ از راہِ عنایت میری بیوی کو بھی پڑھا جایا کریں۔

اس پر بڑے بھائی نے کہا بھائی تُمنے تو یہ ایک بڑی عجیب بات کی۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ غیروں کو اپنے زنانہ مکان میں لانا یا عورتوں کو لکھنا پڑھانا ہماری رسومات کے بالکل خلاف ہو۔ مناسب تھا کہ تم ایسے کرنے سے پیشتر مجھ سے صلاح لیتے۔

پٹن لال نے کہا بھائی صاحب کیا آپکو ابتک خبر نہیں کہ ہماری رسومات کس قدر بدلتی جا رہی ہیں؟ آپ گاؤں میں رہتے ہیں جہاں اب تک تمام چیزیں اُسی طرز پر ہیں جس پر ہمارے باپ کے وقت میں تھیں۔ لیکن میں تو شہر میں رہتا ہوں جہاں کہ ہر روز کچھ نہ کچھ تبدیلی واقع ہوتی ہو اور زمانہ کا رنگ ڈھنگ متواتر بدلتا چلا جاتا ہو۔ دنیا میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہو اور اگر ہم پہلی حالت پر قناعت کرکے چپ بیٹھے رہیں تو ضرور پیچھے رہ جاویں گے۔

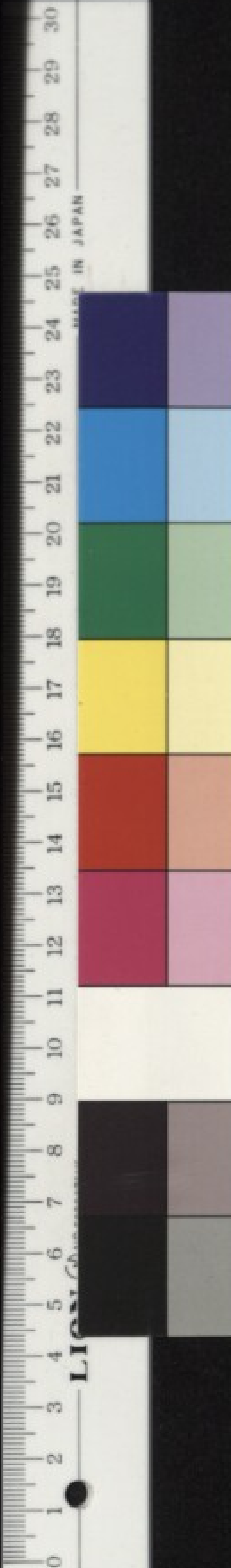
اب بہاری لال کچھ حیرت زدہ سا معلوم ہونے لگا۔ اس چھوٹے بھائی نے کئی باتوں سے اُسے حیران کر رکھا تھا۔ وہ اپنے والدین اور اپنے آباؤ اجداد کے رسم و رواج کی طرف واپس لانے سے کچھ مایوس دکھائی دینے لگا۔ پٹن لال بچپن ہی سے ترقی کا خواہاں تھا۔ بہاری لال نے حقہ چھوڑ دیا اور بڑے غور سے اپنے چھوٹے بھائی کے چہرہ پر نظر کی۔ اُس نے خیال کیا کہ اب میرے اور میرے عزیز بھائی کے درمیان بڑی بھاری جدائی واقع ہو رہی ہو جس سے کہ سخت رنج ہوا اور اُس نے ایک سرد آہ کھینچی۔

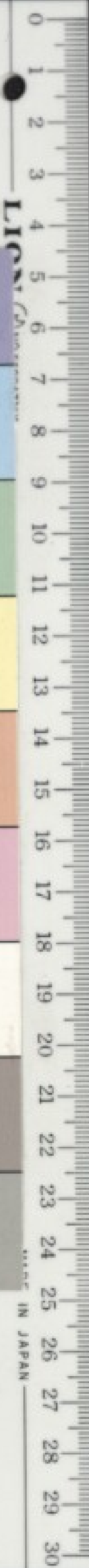
بہاری لال کو خاموش پاکر پٹن لال نے پھر اپنے بیان کو شروع کیا کہ پہلے تو میری بیوی بہت شرمائی اور مشکل ہو کچھ بات چیت کرتی تھی اور میں ایک پاس کے کمرہ میں اِس غرض سے چھپ رہا تھا کہ دیکھوں کیا ہوتا ہو۔ لیکن وہ مس صاحبہ ایسی مہربان اور صابر تھیں کہ آخر کامیاب ہوئیں اور سکول جانے سے پیشتر ہی میرے کان میں الف۔ بے۔ تے کی آواز آنے لگی اور میں نے معلوم کیا کہ میری بیوی بڑے شوق سے پڑھ رہی ہو۔

اس پر بہاری لال نے کہا تو بس پھر گویا تمنے اپنی بیوی کو اُس مس صاحبہ کے حوالہ کر دیا۔ کیا وہ اُسے الف۔ بے۔ پڑھانے پر ہی قناعت کرے گی؟ وہ تو ضرور اُسے عیسائی بنانے کی کوشش کرے گی کیونکہ اُن کا اصلی مدعا اور حقیقی غرض اس لکھانے پڑھانے سے یہی ہو۔

پٹن لال نے ہنسکر کہا آپ اس امر کا کچھ اندیشہ نہ کریں۔ میری بیوی اپنے مذہب کے بارہ میں ایسی راسخ الاعتقاد ہو کہ کوئی اُسے اُس کے عقیدہ سے ہلا نہیں سکتا تاہم اگر وہ عیسائی دین کی نسبت کچھ سیکھ لیگی تو اس میں کچھ نقصان کی بات نہیں اُس دین میں بھی بہت سی عمدہ باتیں ہیں۔ بھائی صاحب آپ ناراض نہ ہوویں میں کسی حالت میں آپکی مرضی کے برخلاف کچھ نہیں کیا چاہتا لیکن آپ جانتے ہیں کہ بالکل جاہل اور گنوار اَن پڑھ عورت کے ساتھ زندگی بسر کرنا بھی کوئی آسان بات نہیں ہو۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جس دن سے اُس نے پڑھنا شروع کیا ہو اُس کا رونا پیٹنا اور آہیں کھینچنا موقوف ہو گیا ہو۔ میں دیکھتا ہوں کہ اب وہ ہر روز مس صاحبہ کے آنے سے پیشتر بڑی کوشش سے اپنے سبق تیار کرنے میں مشغول ہوتی ہو۔

بہاری لال نے کہا ہاں ہو سکتا ہو کہ اس سے اُسے کچھ نقصان نہ پہنچے۔ کیونکہ وہ آخر عورت ہی ہو ممکن ہو کہ مس صاحبہ اُسے جو کچھ عیسائی دین کی نسبت تعلیم دیوے وہ اُسے سمجھ ہی نہ سکے لیکن تم خبردار رہنا اگر معلوم ہو کہ وہ کچھ دلچسپی ظاہر کرتی ہو تو فوراً اُس صاحبہ کا آنا اور پڑھانا بند کر دو۔ یہہ کہکر بہاری لال نے ایک گونہ تسلی حاصل کی اور پٹن لال نے بھی کہا کہ بے شک





میں آپ کی اس ہدایت کو دل سے مانتا ہوں اور اس پر عمل کرونگا کیونکہ اس میں کسی طرح کا کوئی اندیشہ کا مقام نہیں ہو - اب بہاری لال اپنا حقہ لیکر اندر چلا گیا اور پٹن لال اکیلا بیٹھا رہ گیا ۔

مسیح کا چال چلن

حاضر و ناظر ہونا - متی ۱۸/۲۰ "جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہوں وہاں میں اُن کے بیچ ہوں" - متی ۲۸/۲۰ "میں زمانے کے تمام ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں" - اور دیکھو یوحنا ۳/۱۳ ۔

ہمہ دان ہونا - لوقا ۶/۸ یوحنا ۱/۴۸ ۔

قادر مطلق ہونا - متی ۲۸/۱۸ "آسمان اور زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا ہو" - کیا بغیر خدا ہونے کے محض انسان ہو کر ایسا دعوی کرسکتا ہو؟ اور دیکھو اس امر میں یوحنا ۵/۲۱ ۔

(۵) وہ خدا کے افعال آپ پر منسوب کرتا ہو مثلاً عدالت - عدالت کرنا خدا کا کام ہو پر مسیح عدالت کرنیکا دعوی کرتا ہو - کیا کوئی انسان دوسرے کی عدالت کرنے کا دعوی کرسکتا ہو - اگر مسیح خدا نہ ہوتا تو ایسا دعوی کبھی نہ کرتا - مثلاً متی ۷/۲۲ "اُس دن بہتیرے مجھے کہینگے اے خداوند اے خداوند کیا ہمنے تیرے نام سے نبوت نہیں کی" وغیرہ - اُس دن سے عدالت کا دن مراد ہو - متی ۱۶/۲۷ "کیونکہ ابن آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آوے گا - تب ہر ایک کو اُس کے اعمال کے موافق بدلا دیگا" - اور دیکھو متی ۲۵/۳۲ و ۵/۲۲ یوحنا ۵/۲۲،۲۷ و ۸/۱۶ ۔

قیامت - یہہ بھی الٰہی فعل ہو - یوحنا ۵/۲۱ میں مسیح دعوی کرتا ہو "جس طرح باپ مردوں کو اُٹھاتا ہو اور جلاتا ہو - بیٹا بھی جنہیں چاہتا ہو جلاتا ہو" - اور دیکھو یوحنا ۵/۲۵،۲۶،۲۷،۲۸ و ۶/۴۰ - یوحنا ۱۱/۲۵ میں وہ لعزر کی بہن مرتھا سے کہتا ہو "قیامت اور زندگی میں ہی ہوں - جو مجھ پر ایمان لاوے اگرچہ وہ مرگیا ہو تو بھی جیئے گا" - وہ اپنے اس دعوے کے ثبوت میں لعزر کو قبر سے اُٹھاتا ہو - معترض کہیں گے کہ پچھلے زمانے کے بعض نبیوں نے اور مسیح کے شاگردوں نے بھی مردوں کو جلایا - تو کیا وہ بھی خدا تھے؟ اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ ہرگز نہیں - انہوں نے ایسا بڑا دعوی کبھی نہیں کیا - اُن کے معجزات الٰہی قدرت سے تھے - اُن میں سے کسی نے نہیں کہا کہ قیامت اور زندگی میں ہی ہوں - مسیح نے اس بات کا دعوی کیا - اگر وہ لعزر کو قبر میں سے نہ اُٹھاتا تو اُس کا یہہ دعوی باطل ٹھہرتا - لہٰذا لعزر کو قبر سے اُٹھانے سے اُس کے دعوے کی تصدیق ہوئی ۔

ہمارے اس ملک کے بعض لوگ مسیح کو ایک جوگی قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ جوگ کے زور سے ایسی ایسی کرامات دکھایا کرتا تھا - اگر مسیح جوگی تھا تو انجیل نویسوں نے یہہ بات کیوں چھپا رکھی ہمنے جوگ شاشتر کو پڑھا اور اُس میں عجیب عجیب باتیں دیکھیں جن میں سے ایک سدھی یہہ ہو کہ جوگ بل سے لوگ امر بھی ہوسکتے ہیں - یہہ بات پڑھکر ہمارے دل میں یہہ سوال برپا ہوا کہ تنجلی رشی جس نے اپنے جوگ سوتروں میں اوروں کے لئے امر ہونے کا طریقہ لکھ رکھا - کیوں خود اُن طریقوں سے امر نہ ہوا؟ دتاتریہ - گورکھ ناتھ - بھوج راج وغیرہ جو جوگ شاشتر کے اُستاد تھے اُن میں سے ایک بھی امر نہیں ہوا - سو ہمنے سمجھا کہ یہہ سب باتیں محض اوروں کے لئے ہیں - گرو جی کے اپنے لئے نہیں - فلاں چیز پر سنیم لگاؤ تو یوں ہوجائے گا - یہہ کہنا آسان ہو پر کرکے کوئی نہیں دکھا سکتا - اس زمانے میں بہتیرے جوگی ہیں کیا اُن میں سے ایک بھی نہیں جو تنجلی کے اشٹ مہا سدھی کو حاصل کئے ہو - کہتے ہیں کہ یہہ مہاتما لوگ لوگوں کے سامنے تھوڑا ہی ظاہر ہوتے - وہ تو گفوئیں یا جنگلوں میں چھپے رہتے ہیں - اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہو کہ اُن کے معجزات بھی گفا یا جنگلوں میں چھپکر ہی ہوتے ہیں - پس جوگ شاشتر کے معجزے دنیا کے سامنے ظاہر ہونے سے ڈرتے ہیں - لیکن مسیح کے معجزے اس قسم کے نہ تھے - وہ چھپکر معجزہ نہیں دکھایا کرتا تھا سو اُس کو ہم کیونکر جوگی کہیں - اگر وہ جوگی ہوتا تو ہمارے اس ملک کے جوگیوں کی طرح اپنے معجزوں کو بھی چھپکر دکھاتا ۔

---

(۶) وہ روحانی برکتوں کے دینے کا دعوی کرتا ہو جو محض خدا ہی سے حاصل ہوتیں - مثلاً روح القدس کی بخششیں - زندگی کا پانی - (یوحنا ۴/۱۴) سلامتی - (یوحنا ۱۴/۲۷) وغیرہ - اسی سلسلے میں وہ چند خاص باتوں کا دعوی کرتا ہو - مثلاً ۔

۱ "میں زندگی کی روٹی ہوں" - (یوحنا ۶/۳۵) اس کا مطلب مسیح سے اُس کے ایمانداروں کی روحانی پرورش - روحانی روٹی جسمانی روٹی سے کہیں افضل ہو - جو روحانی روٹی دینے کا دعوی کرتا ہو اگر وہ اُس سے آسان تر جسمانی روٹی نہ دے سکے تو اس کا دعوی باطل ہو - لہٰذا مسیح نے اپنے اس دعوے کے ثبوت میں پانچ روٹی اور دو مچھلیوں سے پانچ ہزار کو کھلایا ۔

۲ "جہان کا نور میں ہوں" - (یوحنا ۸/۱۲) جو جہان کا نور ہو کیا وہ دو چار شخصوں کو جسمانی نور نہیں عنایت کرسکتا مسیح نے جنم کے اندھو کی آنکھیں کھولکر اپنے اس دعوے کو ثابت کیا - اس کا دوسرا ثبوت مسیح کی آمد سے اور مسیحی مذہب کے عجیب طور سے پھیل جانے سے جہان میں نور پھیل گیا علم کی ترقی - تہذیب کی ترقی - دینداری کی ترقی اب ہر ملک میں کم و بیش نظر آتی ہو - علاوہ اس کے دینی اور دنیاوی بیہودہ ریت و رسم - ظلم - غلامی وغیرہ دن بدن نیست ہوتے جاتے ہیں - عورتوں کی حالت میں بڑی ترقی ہوئی اور انسان کا گھر اب ہوم بن گیا - کیا مسیح جہان کا نور نہیں ہو؟

۳ "اچھا گڈریا میں ہوں - اچھا گڈریا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہو" - (یوحنا ۱۰/۱۱) مسیح نے اپنے لوگوں کی خاطر صلیبی موت اُٹھا کر اپنے اس دعوے کو پورا کیا ۔

(۶) راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ (یوحنا ۱۴ باب ۶) اس دعوے کے ثبوت مسیح کے ایمان دار ہیں۔ جو اُس پر ایمان لاتا ہے اُس کی زندگی میں ایک عجیب تبدیلی واقع ہوتی ہے وہ ہمیشہ کی زندگی کا مزہ یہیں چکھنا شروع کرتا ہے پطرس اور پولوس۔ جیروم اور آگسٹین۔ لوتھر اور کالون۔ جیمبر جن اور موڈی کو چھوڑ دو ہم گنہگاروں کو دیکھو جو آپ کے ہم وطنی ہیں۔ ہمکو ان نفرتی کاموں سے نفرت کرنا کس نے سکھایا جن میں ہم پہلے مشغول رہتے تھے؟ ہم جو گناہ اور نا اُمیدی کے دلدل میں پھنسے ہوئے تھے کون ہمیں اُس میں سے نکال لایا؟ کس کے طفیل سے آج ہم آپ کے سامنے کھڑے ہو کر خدا کے کلام کی بشارت دیتے ہیں؟ اگر آپ ہم سے پوچھیں تو ہم کہینگے کہ محض مسیح سے محض مسیح سے۔ وہ ہماری راہ حق اور زندگی ہے۔

(۷) اب مسیح کا ایک اور دعویٰ میں پیش کرونگا اور بس۔ وہ یہ ہے کہ وہ گناہوں کے معاف کرنیکا دعویٰ کرتا ہے۔ مثلاً مرقس ۲ باب میں یسوع مفلوج کو کہتا ہے "اے بیٹے تیرے گناہ معاف ہوئے۔" پر بعضے فقیہہ جو وہاں بیٹھے تھے اپنے دلوں میں خیال کرنے لگے کہ یہہ کون ایسا کفر بکتا ہے؟ خدا کے سوائے کون گناہ معاف کر سکتا۔؟ اور فی الفور یسوع نے اپنی روح سے معلوم کر کے کہ وہ اپنے دلوں میں ایسے خیال کرتے ہیں اُنہیں کہا کہ تم کیوں اپنے دلوں میں ایسے خیال کرتے ہو؟ (۷-۸) لیکن تاکہ تم جانو کہ ابن آدم زمین پر گناہوں کے معاف کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ اُس نے اُس مفلوج کو کہا میں تجھکو کہتا ہوں اُٹھ۔ اور اپنا کھٹولا اُٹھا کے اپنے گھر کو جا۔ اور وہ فی الفور اُٹھا اور اپنا کھٹولا اُٹھا کر اُن سب کے سامنے نکل گیا۔" (۱۰-۱۲) مفلوج کا چنگا ہونا مسیح کے دعوے کا ثبوت ہے۔ کیا وہ جو جھوٹا دعویٰ کرتا ہے اُس کے دعوے کو قائم کرنے کے لئے خدا کبھی اُسے معجزہ کرنے کی طاقت بخشیگا؟ ہرگز نہیں۔ سو اُس کا دعویٰ سچ ہے۔ خدا کے سوائے گناہ معاف کرنے کا اختیار اور کسی کو نہیں۔ لہٰذا مسیح جو گناہ معاف کرنے کا دعوے کرتا ہے خدا ہے۔ اس امر میں اور ثبوت دیکھو لوقا ۲۳/۳۴ و ۴۶-۴۷۔

حاصل کلام

(۱) جس حال کہ مسیح کی چال چلن میں کچھ بھی نقص نہیں تھا جس حال کہ اُسکی چال چلن نہایت اعلےٰ و کامل درجے کی تھی۔ جس حال کہ اُس کی چال چلن دنیا کی تواریخ میں لاثانی اور شاعروں کے شاعرانہ تصور سے بھی بالا ہے تو ہم اُس کو نہ صرف ایک کامل انسان کہتے ہیں بلکہ وہی اکیلا کامل تھا۔ وہ ہمارے قابل پیروی ہے اُس کے نمونے پر چلنا ہمارا فرض ہے۔

(۲) اب یہہ ایک معما ہے کہ ایسا کامل انسان اگر وہ محض انسان تھا تو کس طرح مذکورہ بالا دعوے کر سکتا ہے؟ اُسکا کامل انسان ہونا اور ساتھ ہی ساتھ باطل دعوے کرنا اور اُن دعووں کے ثبوت میں معجزہ دکھانا نہایت نقیض باتیں ہیں۔ لہٰذا اگر اُس کو کامل انسان قرار دو تو ضرور کہنا پڑیگا کہ اُس کے دعوے سب کے سب سچ ہیں۔ اور ضرور۔ ضرور۔ ضرور ماننا ہوگا کہ وہ خدا ہے۔ وہ کامل انسان و کامل خدا ہے جس مذہب کا بانی یسوع مسیح ناصری کامل انسان و کامل خدا ہے۔ وہ مذہب بھی ضرور کامل مذہب ہے۔ اور محض اُسی مذہب کی پیروی میں انسان کی بہتری ہے۔ اور روح اور دلہن کہتی ہیں آ۔ اور جو سنتا ہے کہے آ۔ اور جو پیاسا ہو آوے۔ اور جو کوئی چاہے آب حیات مفت لے۔ (مکاشفات ۲۲/۱۷) آمین

ممالک امریکا کے سینٹ لوئیس نامی شہر میں یکم مئی ۱۹۰۴ء کو بڑی بھاری نمائش کھولی جاوے گی۔ جو تیاریاں اِس نمائش کیلئے ہو رہی ہیں اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ نمائش شکاگو کی مشہور عالمگیر نمائش کو بھی پیچھے چھوڑ جاویگی۔ نمائش کیا ہے ایک شہر آباد ہو رہا ہے اور شہر بھی ہاتھی دانت کا۔ تقریباً ساڑھے بارہ سو ایکڑ زمین میں جھیلوں اور تالابوں کے درمیان شہر آباد ہونے لگا جس کے بیچ میں زراعت کی نمائش ہوگی (۵۰۰) فیٹ لمبا اور (۵۰۰) فیٹ چوڑا ہوگا۔ کل نمائش گاہ کی تیاری اور انتظام پر چند کروڑ روپیوں کے قریب خرچ ہوگا۔ ان عالیشان رستوں کو دیکھکر اس مغربی ملک کے باشندے حیران ہو جاتے ہیں۔

مُراسلات

خاندانِ وائیلی کی والدہ
داغ فرقت دیگئیں واحسرتا

جنوری ۱۵ تاریخ کا نور افشاں نہایت رنج و افسوس کی خبر لیکر آیا۔ کہ مسز وائیلی صاحبہ مسٹر منشی وائیلی مالک مشن پریس لودیانہ کی والدہ ماجدہ دار فانی سے کوچ کر کے دار البقا کو سدھاریں۔ اُنہوں نے اپنی خدمت کو تمام کیا اور جنت کو سدھاریں مرحومہ ایک قابل تقلید والدہ اور واجب التعظیم نمونہ مسیحی عورات کے واسطے تھیں۔ اِس نیک بخت والدہ میں جو کہ زندہ نمونہ مونیکا والدہ اگسٹن بزرگ تھیں۔ خاص خاص خوبیاں خدا نے ودیعت کی تھیں۔ وہ ایک مردانہ عورت کی مثال تھیں۔ اپنے عزیز خاوند مسٹر وائیلی کی فوتیدگی کے بعد آپ نے خاندان کا ایسا عمدہ انتظام کیا۔ کہ آدمیوں سے بھی ایسا کم ہوتا ہے۔ اپنے عزیز لڑکوں اور لڑکیوں کو نہ صرف دنیوی تعلیم ہی دی۔ بلکہ دین میں اُنکو وہ خوبی خداوند سے لیکر دی کہ اُن کے سب بچے خداوند میں قابل عزت اور پنجابی مسیحی جوانوں کے واسطے لائق نمونہ ہیں۔

مرحومہ کا رعب اپنے تمام بچوں پر ایسا تھا کہ کیا مجال کہ لڑکا یا لڑکی اُن کے حکم سے سر پھیر جائے۔ خاندان کو سنبھالنا۔ اور سب کو باہم یگانگت سے ملائے رکھنا۔ اُن سے کوئی سیکھتا۔ باوجودیکہ بچے سفید سر و سفید ریش نہیں کیونکہ ڈاڑھی کا صفایا ہی ہو گئے مگر معصوم بچوں کی طرح ہر وقت والدہ کے قدموں پر سر رکھے پڑے رہتے اور اُن کے حکم کے منتظر۔ تمام خاندان نے اپنی بزرگ والدہ کو خدا کا سایہ سمجھا ہوا تھا اور وہ بھی اُنکو احکام الٰہی کی تعمیل ہر وقت کیا کرتی تھیں اللہ اللہ ایسی برگزیدہ والدہ۔ اور ایسے فرمانبردار بچے چراغ لیکر ڈھونڈھنے سے بھی بمشکل ملینگے۔ مدت سے میرا واسطہ

اس خاندان سے رہا ہو۔ کوئی بد عادت دیکھنے میں نہ آئی۔ مسیحی شرافت۔ مسیحی غیرت۔ مسیحی محبت۔ مسیحی برداشت اس مبارک والدہ کی دعاؤں اور نیک نمونہ اور پاک تعلیم سے خدا نے اِس خاندان کے واسطے ودیعت کی ہوئی ہیں ٭

جنت آرام گاہ والدہ صاحبہ میں خاص خاص ایسی خوبیاں تھیں۔ جو بہت کم ماؤں میں دیکھنے میں آتی ہیں ٭

عـ۱ـ اپنے ماں اور باپ کی عزت کرنے پر پریکٹیکل تعلیم انہوں نے بچوں کو خوب سکھائی ٭

عـ۲ـ کلیسیا میں ایک نیک بخت مسیحی عورت کہاں تک مسیح اور کلیسیا کی خدمت کر سکتی ہے ٭

عـ۳ـ مرتے دم تک انہوں نے خداوند کی خدمت کو اپنی زندگی کا اعلےٰ فرض سمجھا اور ادا بھی کیا اور یہہ سب کچھ بغیر ایک پیسہ اُجرت کے۔ اور یہی حال اُن کے بڑے صاحبزادے مِسّس وائیل کا ہے ٭

عـ۴ـ ہمدرد پرلے درجہ کی۔ ہر ایک کی مصیبت اور دکھ میں شریک ہونا۔ اپنا مسیحی فرض سمجھا ہوا تھا ٭

عـ۵ـ مصیبت زدوں کی مدد کو ہر وقت تیار رہیں تھے اُن کو اپنے مخالفوں کی مدد کرتے دیکھا۔ اور ایسا کر کے وہ خوش ہوتی تھیں ٭

عـ۶ـ مہمان نواز پرلے درجہ کی۔ ایک مہمان کے واسطے اُن کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا تھا۔ اس بات کی ضرورت نہ تھی۔ کہ کوئی اُن کو پہلے خبر دیکر اُن کے گھر جائے میں نے ایک دفعہ اُن کو لکھا۔ کہ میں لودیانہ آتا ہوں۔ اگر اجازت ہو۔ تو آپ کے ہاں اُترکر ٹھہروں۔ مگر انہوں نے مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ سو میں بزرگوارم پادری ڈبلیس صاحب کے ہاں جا ٹھہرا۔ جب اُن سے ملنے گیا۔ تو سخت ناراض ہوئیں۔ کہ کیوں خط لکھکر اجازت مانگی۔ کیا بیٹے ماؤں سے اجازت لیکر گھر میں آیا کرتے ہیں۔ شرم کی بات ہے ٭

وہ اپنے خاندان اور لودیانہ کلیسیا کی ملکہ تھیں بڑی برکت کا باعث۔ نیک صلاح کار۔ نیک نمونہ اگرچہ وہ آسمان کو سدھاریں۔ مگر ابھی تک کلام کرتی ہیں بڑھاپے کے باعث آنکھوں نے اُن کو جواب دیدیا تھا مگر دل کی آنکھیں خوب منوّر تھیں۔ سب کچھ دیکھتی تھیں ٭

زندگی کے آخری ایّام میں تھوڑے عرصہ کے درمیان دو جوان اور لائق بیٹوں کا یکے بعد دیگرے گذر جانا اُن کی جان پر سخت صدمہ تھا۔ مگر ایسی متوکل اور راضی برضا۔ کہ کیا مجال جو کڑھی ہوں۔ صبر و شکر سے کمال فرمانبرداری کے ساتھ ان جانکاہ صدموں کی برداشت کی مسیحی ماؤں کو اِس نیک بخت والدہ کا نیک نمونہ اختیار کرنا چاہئے۔ مجھے اُمید ہے کہ لودیانہ مشن سے کوئی نہ کوئی بزرگ اُن کی مسیحی زندگی کا مختصر حال رسالہ کے طور پر شائع کرینگے ٭

بزرگ والدہ صاحبہ کی مفارقت واقعی خاندان کے واسطے سخت صدمہ ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اس مبارک خاندان کو کامل تسلی اور اطمینان بخشے۔ اور اُس مبارک والدہ کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق بخشے ٭ راقم واعظ

مرحومہ مسز گوش

اسی سال کے پہلے مہینہ کے شروع ہی میں ایک اور مصیبت اور غم کی خبر کانوں تک پہنچی کہ پادری بھولا ناتھ گھوش صاحب ڈی۔ ایم۔ ایس۔ کی اہلیہ صاحبہ نے انتقال کیا۔ مرحومہ کی مسیحی زندگی قابل تقلید زندگی تھی مرحومہ چونکہ نارووال کے مسیحیوں کی والدہ تھیں۔ پادری صاحب موصوف کی مسیحی خدمات میں دہنا بازو تھیں۔ نارووال میں جو خدمت پادری صاحب ممدوح نے کی۔ اُس خدمت کی کامیابی کا بڑا بھید مسز گھوش کی مسیحی محبت اور مسیحی پاک زندگی تھی۔ نارووال کے تمام مسیحی اُن کو ماں ہی کہا کرتے تھے۔ واقعی وہ والدہ ہی تھیں۔ اور اُنہوں نے اچھی طرح والدہ ہونے کا حق ادا کیا۔ اُن کی روحانی اولاد خدا کے فضل سے پنجاب میں چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے۔ اُن کو جسمانی اولاد بھی خدا نے اچھی اور لائق بخشی۔ پادری سموئیل گھوش پریسبٹ ایس۔ پی۔ جی مشن دہلی۔ مرحومہ کے بڑے صاحبزادے مسیحی جوانوں کا نیک اور قابل تقلید نمونہ ہیں۔ باوجود بی۔ اے پاس کرنے اور سرکاری عہدہ ملنے کے آپ نے دین کی خدمت کو منظور کیا۔ اور دنیا کی عزت اور دولت پر لات ماری ٭

والدہ مرحومہ کے لڑکے اور لڑکیاں خدا کے فضل سے نیک اور لائق ہیں۔ بعض ہنوز تعلیم پاتے۔ اور بعض فتحی ہیں خدا تعالےٰ آپ کے پس ماندوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ خاصکر پادری گھوش صاحب کو جن کے بڑھاپے کی حقیقی مددگار اُن سے جدا ہوئیں۔ اُن کے واسطے ناظرین نور افشاں خاصکر دعا کریں ٭　　راقم نارووالیہ

کیفیت بیسویں سالہ جلسہ آر۔ پی مشن روڑکی

ناظرین نور افشاں کو واضح ہو کہ آر۔ پی مشن روڑکی کا نو آبادی جلسہ بیس سال کا روڑکی میں ۱۰ جنوری ۱۹۰۴ عیسوی کو فراہم ہوا جس کو انگریزی میں ٹوئنٹیتھ اینورسری Twentieth Anniversary کہتے ہیں کیونکہ بزرگ پادری جی۔ ڈبلیو سکاٹ صاحب۔ ڈی۔ ڈی امریکن ریفارمڈ پریسبٹیرین بورڈ کی طرف سے مشنری ہوکر ماہ جنوری ۱۸۸۴ عیسوی میں روڑکی میں تشریف آور ہوئے اور آپ کے آنے پر پھر دوبارہ اس روڑکی مشن کی آبادی قائم ہوئی۔ کیونکہ پیشتر آپ کے آنے سے اِس مشن کی ابتری ہوگئی تھی گویا کچھ بھی نہیں رہا تھا بلکہ مکان وغیرہ بھی ٹوٹے پھوٹے پڑے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر موصوف صاحب کے تشریف لانے سے سب مکان وغیرہ کی مرمت ہوئی۔ اور گرجا گھر جو یہاں روڑکی میں تھا پہلے پادریوں نے سرکار کو فروخت کر دیا جو کہ آجکل روڑکی کا آرفن اسکول ہے اُس کے عیوض اِس احاطہ میں نیا عبادت خانہ تعمیر کیا گیا اور آپ کی محنت اور مشقت اور کوشش سے ان بیس سالوں میں



اِس مشن کی خوب کامیابی اور رونق ہوئی حالانکہ اِس روشنی میں رد و اورشنیں ہیں تاہم اِس نے مقدور بھر ترقی پائی چونکہ آپ ہی کے وسیلے سے۔ مظفرنگر شاملی و میرٹھ والائیل پور و منٹگمری و ریاست پٹیالہ وغیرہ میں۔ آرپی مشن کا کام ہو رہا ہے جس کی یادگاری کا یہہ جلسہ ۱۴ و ۱۵ جنوری ۱۹۰۲ عیسوی میں فراہم ہوا اور قریب تین سو آدمیوں کے خورد و کلان جلسہ شریک تھے اور ادھر اُدھر کے بزرگان پادری صاحبان نے بھی آکر اِس جلسہ کو رونق دی۔

ناظرین نورافشاں کو واضح ہووے کہ جو مضامین اِن تین دنوں میں بزرگان پادری صاحبان کی اور اور معزز صاحبوں کی طرف سے سُنائے گئے اُن سے کل شرکائے جلسہ کو بہت فائدہ ہوا اور نئے سال کے لئے نئی روحانی زندگی کی طاقت اور تازگی حاصل کی۔

ناظرین نورافشاں سے عرض پرداز ہوکر منتی کرتا ہوں کہ اِس آرپی مشن کو بھی اپنی اپنی دعاؤں میں یاد کریں۔ تاکہ شرکائے کلیسیا معہ مشنری صاحب کے اور زیادہ ترقی اور کامیابی حاصل کریں تاکہ خداوند یسوع مسیح کا جلال اور بزرگی از حد ظاہر ہو۔ اور اُن کے وسیلے سے بہت سی روحیں بچ جاویں۔

راقم۔ ایس۔ ابراہیم واعظ آرپی مشن سکرٹری کمیٹی روڑکی۔

سناڈیکل بشارتی کمیٹی کیطرف سے

ہمارے سنڈ کے جلسہ میں جتنے اشخاص حاضر تھے قریب قریب ہر ایک پر یہہ ظاہر ہوا ہوگا کہ شیطان اِس اجلاس میں زیادہ زور دکھلاتا ہے۔ اُمید کے بھی البتہ بہت سے آثار موجود تھے۔ سنڈ سے اسکول زیادہ ہوگئے تھے۔ اور خاص کر اُن میں طلبہ کی بہت زیادہ حاضری پائی گئی تھی علاوہ اِس کے سخاوت کی روح پائی گئی کیونکہ خیراتیں گذشتہ سے زیادہ ہوگئیں تھیں اگرچہ ایسی اُمید کی اور بہت دلانے والی باتیں سنڈ کے حدود میں بہت پائی گئیں تو بھی چند خرابیاں ظاہر ہوئیں۔ مثلاً کلیسیاؤں کے جوانو کے درمیان روحانی اور عملی لاپرواہی بڑھ گئی تھی اور بعض کلیسیاؤں میں برادرانہ محبت کی کمی کے سبب سے غیر معمولی اور حیرت انگیز مقدمہ پیدا ہوگئے تھے۔

خیر شیطان شریر تو ہمیشہ ہو۔ پر کبھی کبھی بہت عقلمندی نہیں ظاہر کرتا ہو بلکہ اکثر اوقات وہ بڑی بیوقوفی کے ساتھ اپنا زور ظاہر کرتا ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہو کہ اِس ہی سنڈ میں اُس نے ایسی بڑی نادانی کی کہ اپنے ہی کام کو بگاڑ ڈالا اُس نے یہاں تک شرارت کی کہ اُس نے سنڈ کے شرکا کو چونکا دیا اور لوگ بڑی فکرمندی سے یہہ پوچھنے لگے کہ لوگو اور بھائیو ہم کیا کریں یہہ فکرمندی دعاؤں اور وعظوں میں اور خاصکر خلوتی گفتگو میں ظاہر ہوئی۔ جب کہ ہمکو یاد آتا ہو کہ کلیسیا روحانی تازگی کے انجام میں پیدا ہوئی اور جیسا کہ کلیسیا کی تواریخ پر غور کر کے ہم دیکھتے ہیں کہ جو وقت بوقت اصلاحات کی گئیں کیا ملکی کیا کلیسیائی کیا شخصی سو بھی روحانی تازگی کی اوقات میں ہیں تو خود بخود ہمارے دلوں میں یہہ خیال آتا ہو کہ آیا اِن موجودہ خرابیوں کا بھی علاج یہی ہے کہ نہیں کہ اِس وقت ایک ریوایول وقوع میں آوے۔ سنڈ کے جلسے میں ہم یہہ خیال کرتے تھے کہ جب تک کمان خرابیوں کی درستی نہ کی جاوے تو اُن کے اور بڑھنے کا اندیشہ ہو جھگڑوں اور فسادوں کا سبب خود پسندی ہو اور خود پسندی تو تب ہی دور ہوگی جب کہ اُس کی جگہ میں خدا کی محبت دلمیں پیدا ہووے لاپرواہی سے زندگی بسر کرنے کا علاج یہی ہو کہ خدا کی حضوری کو پہچان لینا کلیسیا کے شرکا کی بیدینی اور بیخدائی کا علاج یہہ ہو کہ ہر شریک یسوع کو پورے طور سے ہر وقت قبول کرے اور اُس ہی میں قائم رہے۔ یہہ کل برکتیں اور اِن سے بھی زیادہ تب نازل ہونگی جب کہ روحانی بیداری ہووے یعنی جب کہ ریوایول ہماری کلیسیا میں ہو جاوے۔

جب کہ ہم میں سے بہتیرے اسباب کے قائل ہوئے تو ہمنے دعا مانگنے کا عہد کیا کہ تازگی بخش روح پھر اور جاری کلیسیا کے ہر ایک شریک پر نازل ہووے اور ساتھ ہی ایک جینے کام کرنے کا بھی عہد کیا تاکہ انتظام کرنے میں وسیلوں کو کام میں لے آنے میں کچھ ہماری طرف سے کمی نہ پائی جاوے۔

علاوہ اِس کے سنڈ نے ہماری پانچ پریسبٹریوں میں سات اشخاص کی ایک کمیٹی مقرر کی کہ کلیسیا کے پاسبانوں اور کلیسیا کے شرکا کو ریوایول یعنی روحانی تازگی کی ضرورت اور اُس کے حاصل کرنے کی تدبیریں نت سمجھاتی رہیں اب ہم اُس ہی کمیٹی کی طرف سے لکھتے ہیں۔ کیا ہم جرأت کر کے آپ سے چند باتیں طلب کریں۔

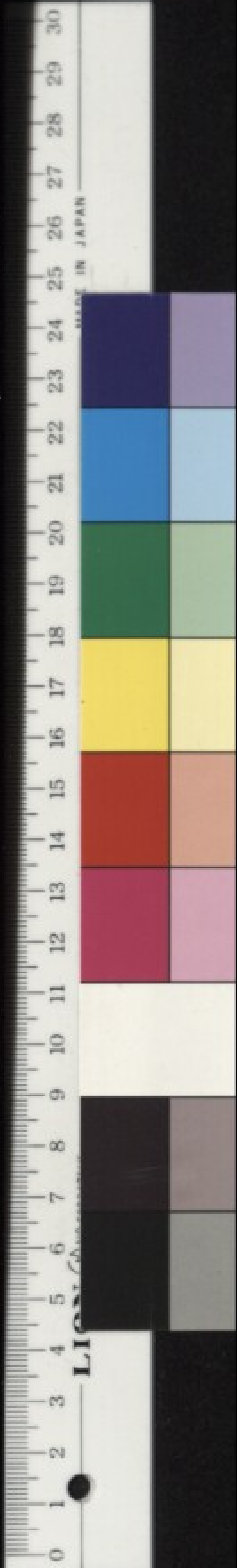
کیا آپ اپنی جماعتی اور خلوتی دعاؤں میں خدائے قادر مطلق سے عرض کریں گے کہ وہ آپکی کلیسیا میں روحانی بیداری کو بھیجدیوے اور نہ صرف آپ ہی کی کلیسیا میں بلکہ ہماری سنڈ کی کل کلیسیاؤں میں بھی۔

کیا آپ ایک یا ایک سے زیادہ وعظ حال ہی میں ریوایول کے مضامین پر سُناوینگے خاصکر اُن لوگوں کے فائدہ کیلئے جو کہ مسیحی سمجھے جاتے ہیں۔

کیا آپ اپنی کلیسیا میں سے ایسے آدمیوں کو چنکر مقرر کریں گے جو کہ زیادہ دعا کرنے والے ہیں تاکہ وہ ریوایول کے واسطے مل ملکر دعا کریں اور خلوت میں بھی دُعا کیا کریں۔

کیا آپ خود بھی ریوایول کی خاصیت اور طریقے کی نسبت مطالع کریں گے اور اِسطرح سے اپنے لوگونکی رہنمائی کے واسطے طیار ہو جاوینگے تاکہ وہ طیار ہو رہیں جب کہ اُن پر ریوایول آوے۔

اور آخر میں کیا آپ فوراً سنڈ کی مقرر شدہ کمیٹی کو لکھیں گے کہ آپ کی کلیسیا میں اگر چند جلسہ ریوایول کے کریں ہماری سنڈ کے حدود میں ابھی تک کبھی حقیقی ریوایول کا تجربہ حاصل نہیں ہوا بعض اوقات بعض مقامات میں روحانی بیداریاں ہوتی رہیں لیکن ایسی ریوایولیں جیسی مسٹر فنی اور مسٹر موڈی کے وقت میں ملک امریکہ میں ہوئیں سو ابھی تک ہند میں نہیں ہوئیں اپنی دُعا اور اپنی جماعت کی تعلیم میں آپ خبردار ہو جائیں اور آپ خدا کی قدرت کو محدود نہ کریں بڑی





باتوں کے لئے دُعا مانگنے اور بُری باتوں کے لئے تدبیر کرنے کی انتظاری کیجئے اور دوسروں کو بھی ہدایت کیجئے کہ وہ بھی انتظاری کریں گروہ پر گروہ انفصال کی وادی میں ہیں کیونکہ خداوند کا دن انفصال کی وادی میں آ پہنچا خدا کرے کہ ایسی ریوایول ہووے کہ جس میں گروہیں کثرت کے ساتھ بچائی جاویں اور جنہوں نے یوحنا کا بپتسمہ پایا روح کا بپتسمہ بھی پاویں خدا کرے کہ ہمارے جوان اِس نئی زندگی کے شوق اور سرگرمی میں اپنے کو خدا کی خدمت کے لئے مخصوص کریں کیونکہ خدا ہمیں نکالکر ایک کشادہ جگہ میں لے آیا ہے ۔ سی - ایچ - بینڈی

واقعات اور رائیں

گورنمنٹ ہند نے ہندوستان کی موجودہ دستکاریوں کی ترقی اور نئی حرفتوں کے جاری کرنے کے خیال سے بالفعل محدود سے چند وظائف اُن ہونہار نوجوانوں کو دینے کا وعدہ کیا ہے جو کسی نہ کسی شاخ حرفت و دستکاری میں بخوبی ماہر ہوں - اِس وظیفے کی مقدار علاوہ فیس و اخراجات سفر ڈیڑھ سو پونڈ یعنی دو ہزار روپے سالانہ ہوگی - ہر ایسا وظیفہ بالاوسط دو سال کے لئے انگلستان - امریکہ یا براعظم یورپ کے کسی اور ملک میں حرفت و دستکاری کی تعلیم پانے کے لئے مل سکتا ہے - گو ابتدءً یہہ وظائف بنگال حرفت کان کنی کے متعلق تجویز کئے گئے ہیں مگر کسی دوسری حرفت کی ترقی کے لئے بھی مل سکتے ہیں - کسی خاص امتحان کے لینے کی ضرورت نہ ہوگی مگر چاہئے کہ امیدوار نے نامزدگی سے پہلے اپنے صوبے میں بہترین حرفتی تعلیم اُس خاص شاخ دستکاری میں حاصل کی ہوئی ہو کہ جس کی ترقی کے لئے وہ مزید تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہے امیدواروں کو درخواستیں گورنمنٹ ہند کی خدمت میں بھیجنی چاہئیں - گورنمنٹ نے بڑی عقلمندی سے ان وظائف کیلئے عمر کی کوئی قید نہیں لگائی ہے - اِس لئے ہر عمر کے لوگ ان وظائف کے لئے درخواست کر سکتے ہیں ۔

ملک جرمنی کے دارالحکومت (برلن) کے قریب ایک جگہ سرکس کا تماشہ ہو رہا تھا - ایک بڑے پنجرے میں دس شیر بند تھے - حسب دستور وہ پنجرہ تماشے کی جگہ لایا گیا اور ایک عورت جس سے وہ شیر ہلے ہوئے تھے پنجرے کے اندر چلی گئی - بجز ایک چابک کے اور کوئی ہتھیار اُس کے پاس نہ تھا - باری باری سے ہر ایک شیر نے اپنے کرتب دکھائے - لیکن آخر میں افریقہ کے ایک شیر نے ایک کاغذی حلقہ سے گزرنا منظور نہ کیا اِس پر میم صاحب نے چابک لگایا - مگر شیر نے پھر بھی حکم نہ مانا - یہہ دیکھکر میم صاحبہ غصہ میں بھر گئیں - اور چابکوں سے شیر کی خبر لینی شروع کر دی - آخرکار شیر نے جھپٹ کر میم صاحبہ کے سر پر ایک ایسا زبردست پنجہ مارا کہ جس سے اُن کی کھوپڑی کھل گئی - اِس وقت تک باقی نو شیر بالکل خاموش تھے - مگر جب خون کی بو سونگھی - تو سب کے سب عورت کو لپٹ گئے اور ذرا سی دیر میں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے - سرکس میں اِس ڈراؤنی واردات سے ہائے وائے کا شور مچ گیا - تماشا دیکھنے والی بہت سی لیڈیاں خوف کے مارے بیہوش ہوگئیں - اور لوگ تماشے سے اُٹھکر باہر کی طرف بھاگنے لگے - مگر اُسی وقت ایک انگریز جو شیروں کے سدھارنے میں اُستاد تھا - پنجرے میں داخل ہُوا - اور باہر چند آدمی برچھیوں کے ذریعہ سے شیروں کو ہنکانے لگے - اول مرتبہ شیروں نے انگریز پر حملہ کرنا چاہا - لیکن پھر رفتہ رفتہ اُس نے اُن کو پنجرے کے ایک گوشے میں داخل کر کے دروازہ بند کر دیا - اور میم صاحبہ کی نعش کو باہر نکالا - یہہ بڑا غضب ہُوا کہ اُس کے تینوں بچوں نے جن کی عمر ۹ - ۷ - ۶ - سال کے درمیان تھی - اپنی ماں کو اپنی آنکھوں کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے ہوتے ہوئے دیکھا سچ ہے سانپ سے کھیلنا یا تلوار کی دھار پر چلنا خطرہ سے خالی نہیں ۔ (تہذیب نسواں)

ہماری موجودہ ملکہ معظمہ کے پاس ایک لڑکی کوئی کپڑا سی کر لائی - آپ نے اُس کے کام کو بہت پسند کیا - اور اُس سے پوچھا کہ یہہ سلائی بجائے مشین کے ہاتھ سے کیوں کی گئی ہے - لڑکی نے کہا کہ میری ماں بیماری کی وجہ سے کچھ کام نہیں کر سکتی - اور مجھ میں مشین خریدنے یا کرایہ پر لینے کی طاقت نہیں - یہہ سُنکر ملکہ معظمہ نے اُس لڑکی کو نہایت عمدہ سینے کی مشین مرحمت فرمائی - جس پر یہہ لفظ لکھے ہوئے تھے "ملکہ معظمہ کا تحفہ" ۔ (تہذیب نسواں)

پہاڑی کا حادثہ - تبت کے مقام پہاڑی پر ایک حادثہ ہوگیا - لفٹنٹ گرانٹ بمعہ ۵ جنگی افسروں کے پہاڑی سے آگے تو نا میں ٹھہرے ہوئے - اور تبت مشن میں شریک ہونے والے تھے افسروں کو جلدی تھی لفٹنٹ نے اُن کو ٹھہرنے کے لئے کہا - اِس پر افسروں نے کچھ آواز نکالی یہہ سُنتے ہی گاؤں کے لوگوں نے لفٹنٹ پر پتھر برسانے شروع کئے اور سر پر سخت چوٹ لگی لفٹنٹ کے گرتے ہی پانچ جنگی افسر اپنے اپنے گھوڑے بھگا کر نکل گئے اور ساتھ میں لفٹنٹ کی بندوق بھی لیتے گئے ۔ (رہنگاری)

کیلا - ایک ایکڑ زمین میں جتنا غلہ پیدا ہوتا ہے اُتنی زمین میں ایک سو تیس گنا زیادہ کیلے کا درخت پیدا ہو سکتا ہے - آلو کی نسبت یہہ ۴۴ گنا زیادہ پیدا ہوتا ہے - وسطی امریکہ میں تھوڑی سی زمین میں کافی کیلے لگ جاتے ہیں اور ایک بڑے خاندان کا گذران اسی پر ہوتا ہے - کیلے کی فصل میں محنت کم کرنی پڑتی ہے - میکسکو میں ایک ایکڑ زمین میں ایک ہزار کیلے کے درخت تک اُگتے ہیں ۔ (رشد)

رسید زر نورافشاں

مسٹر ابرہم روسن	چہ
مسٹر علیم الدین	چہ
پادری حاکم سنگھ	گہ
مسز لاموں بی بی	گہ
پادری اے-بی کیلسو	عہ
پادری-ٹی-ای-جانس	عہ
ریڈنگ روم جالندھر شہر	عہ
پادری اے-ایچ-ایوینگ	عہ
لائبریری بیرنگ ہائی سکول بٹالہ	عہ
پادری پی-ایم زکر	عہ
مسٹر ٹی ایم لاورس	عہ
مسٹر ارنسٹ سی-کر	عہ
مسٹر اے-جی-ڈانیل	عہ
پادری-ڈی-آر-گارڈن	چہ
پادری ٹی-آر وڈ	عہ
مسٹر ایچ مارٹن	عہ
پادری ڈبلیو سکاٹ	عہ
مشنری انچارج کرانچی	عہ
مسٹر وارث الدین	گہ
بابو ہولاسی رام	عہ
مسٹر پریتم ایل سنگھ	عہ
پادری ایچ ڈی گونڈ سمتھ	عہ
پادری جے قلندر	گہ
مسٹر اے سالومن	گہ
مسٹر سلطان احمد صوبر	گہ
مس سی ایم سکیفن	عہ
مشن ریڈنگ روم بھیرہ	عہ
مس ڈائلسن	گہ

پادری جے-بی-ڈیلیس	للعہ
مسٹر اے برنباس	چہ
ماسٹر ایم نور محمد	چہ
پادری ایس گیلم	عہ
پادری-ایف-بی سیکیکل	عہ
ڈاکٹر ایچ-ڈی گریسوولڈ	عہ
پادری جی-ڈبلیو سکاٹ	عہ
مس اے-بی-ڈین	عہ
مس ای-سارس	عہ
مس ایل-ایم پین	عہ
پادری-ای-لا	عہ
پادری ای اسبرن مارٹن	عہ
مسٹر ایس ڈیوڈ	عہ
بابو ٹی بنجمن	عہ
مسٹر ای سیکلین	عہ
مسٹر ای متھیاس	عہ
پادری پی-کے-سرکار	عہ
پادری ڈبلیو-سی وائٹ سائیڈ	عہ
ڈاکٹر اے لین کاسٹر	عہ
مسٹر ایم خان	چہ
بابو سوجی رام	عہ
پنڈت گلاب چند	عہ
مس ایم-ای پریٹ	چہ
پادری کے پمپرٹن	چہ
پادری پی-ایم-ٹک	چہ
پادری ایس فلپ	عہ
پادری آر-سی سمتھ	عہ

پادری طالب مسیح	چہ
مسٹر جے-الیاس	عہ
مسٹر موتی لعل	چہ
پادری ای گلفرڈ	عہ
ڈاکٹر جے-سی-آر ایوینگ	عہ
ڈاکٹر ولیم ہنٹلی	عہ
پادری ای-ایف-ای ورگم	عہ
ڈاکٹر کے-سی-چیٹرجی	عہ
ڈاکٹر ڈی-این دتا	عہ
پادری جے ہلکم	عہ
مسٹر جے-ڈبلیو میکلین	عہ
بابو ودیا سنگھ	عہ
سپرنٹنڈنٹ گرلس بورڈنگ سکول سیالکوٹ	عہ
مسٹر ٹی نیلن	عہ
مسٹر اے-سی بکرجی	عہ
پادری-سی-ڈبلیو شلڈ	عہ
ہیڈ ماسٹر مشن اسکول چھپرہ	عہ
مسٹر جی-ڈی الیگزنڈر	چہ
پادری ڈبلیو میکلین	عہ
پادری ڈی میکنزی	عہ
مسز ڈانیلس	عہ
مسٹر پریم ناتھ داس	عہ
پادری رلارام	گہ
سپرنٹنڈنٹ کوڑھی خانہ	چہ
پادری ایس-ایس آلنٹ	چہ
مشن ریڈنگ روم گورداسپور	عہ
سپرنٹنڈنٹ سی-بی سکول نصیرآباد	عہ

ضرورت۔ کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ کے واسطے عربی اور فارسی پڑھانے کے لئے ایک مولوی فاضل و دیگر سند یافتہ استاد کی ضرورت ہے تنخواہ مبلغ ۳۰ روپیہ ماہوار دیجائیگی۔ درخواستیں پرنسپل سکول کے نام آنی چاہئیں ۔

نوٹس

ایک سیکنڈ ماسٹر کی مشن ہائی سکول کانگڑہ کیواسطے ضرورت ہے۔ جس کی اسامی کی تنخواہ ۳۰ روپیہ ماہوار ہو درخواستیں منیجر صاحب چرچ مشن ہائی سکول کانگڑہ کی خدمت میں آنی چاہئیں ۔

المشتہر
پرنسپل چرچ مشن ہائی سکول کانگڑہ

اشتہار

امسال میلہ نمائش اسپان جلال آباد ضلع فیروزپور بباعث بیماری سرا جو کہ جلال آباد اور دیگر علاقہ ضلع فیروزپور میں پھیل رہی ہے بند کیا گیا ہے البتہ میلہ نمائش مویشیان ۵ لغایت ۲۷ فروری ۱۹۰۶ء کو بمقام جلال آباد ہوگا۔ سرکار اور ریاست ممدوٹ سے انعام حسب معمول دیا جاویگا ۔

المشتہر
رائے بہادر میا داس صاحب ناظم ریاست ممدوٹ

ضرورت

پوسٹل اینڈ ٹیلیگراف کرسچن ایسوسی ایشن کے لئے ایک مناد کی ضرورت ہے جسکا کام پشاور سے ملتان تک ہوگا علاوہ تنخواہ مبلغ ۵۰ ماہوار کے ۲۰ روپیہ بطور ایک نوکر اور رہائش کے لئے مکان دیا جاویگا۔ اور دورہ کے وقت ریل کے ٹکٹ کے علاوہ دیگر اخراجات سفر بھی دیئے جاوینگے ضرور ہے کہ درخواست کنندہ گانا بجانا اور انگریزی بھی کچھ جانتا ہو۔ نیز ایک چھوٹے سے یتیم خانہ کے لئے ایک ہوس ماسٹر کی ضرورت ہے تنخواہ مبلغ ۵۰ ماہوار ہوگی ۔

المشتہر
ڈاکٹر ایچ-ایف-ایل ٹیلر صاحب منیجر مشن گجرات پنجاب

پادری ای-ایم-ویری صاحب ڈی-ڈی اڈیٹر و منیجر نورافشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ-ایم-وائلی کے اہتمام سے چھپا